نماز مومن کی معراج

تحریر: حافظ عبدالحنان۔ دولتالہ

نماز دین کے بنیادی ارکان میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور انتہائی عاجزی، تذلل وخشوع کا اظہار نماز ہے۔ نماز ہر مسلمان مرد وعورت پر دن رات میں پانچ مرتبہ فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ ﴿واقم الصلوة طرفی النهار و زلفا من اللیل ان الحسنٰت یذهبن السیات﴾ [هود:١١٤] ''اور نماز قائم کرو دن کے دونوں سروں پر اور رات کے کچھ اوقات میں بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہے۔''

نماز کیا ہے؟

نماز مانگنے کا نام ہے، اللہ تعالیٰ کے حضور دعا، التجا اور مناجات کرنا ہے۔ نماز میں اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ ﴿و اقم الصلوة لذکری﴾ [طٰہٰ:١٤] ''اور میری یاد کیلئے نماز قائم کرو۔'' یعنی جب اللہ کو یاد کرنا ہو تو نماز پڑھو۔ درحقیقت بندہ مومن کا تو کوئی لمحہ بھی اللہ تعالیٰ کی یاد سے خالی نہیں ہوتا وہ اٹھتے بیٹھتے اور لیٹے ہر حال میں اللہ کو یاد کرتا ہے مگر نماز یادالٰہی کا نقطہ عروج (Climax) ہے۔ نماز میں بندہ سرتاپا اللہ کے دربار میں حاضر ہو جاتا ہے۔ وہ قلبی وجسمانی اور زبانی وروحانی طور پر اللہ کی یاد میں متفرق ہو جاتا ہے۔ جب بندہ نماز کا آغاز کرتا ہے اور ''اللہ اکبر'' کہہ کر اپنا منہ قبلہ کی طرف پھیر لیتا ہے تو دراصل یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اب بندہ اس ہستی کے دربار میں حاضر ہے جو سب سے بلند اور کبریائی والی ہے۔ اور بندہ نے دُنیا کے تمام ہنگاموں، مشاغل اور مصروفیات کو ترک کر دیا اور اپنے آقا اور مالک کے دربار میں حاضر ہو گیا۔ اب خدا و بندہ راز و نیاز کریں گے سرگوشی کریں گے خالق ومخلوق کے درمیان اب کوئی حائل نہیں رہا۔

جب بندہ دل میں یہ احساس پیدا کر کے اللہ کے حضور حاضر ہوتا ہے کہ میں جس ہستی کے دربار میں حاضر ہوا ہوں وہ انتہائی عظمت ورعب وجلال والی ذات ہے۔ اس کے دل میں اللہ کا خوف اور اس کا تقدس سمایا ہو۔ اللہ کی کبریائی کا اظہار اس کی زبان سے ہو رہا ہو تو ایسی نماز کی کیفیت ہی کچھ اور ہوتی ہے۔ دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف اور عاجزی لیے جب بندہ نماز میں داخل ہوتا ہے اور دُعا پڑھتا ہے (سبحٰنک اللّٰھم و بحمدک

و تبارک اسمک و تعالیٰ جدّک و لا الٰہ غیرک) ''میں تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں اے اللہ! تیری حمد کے ساتھ اور بہت بابرکت ہے تیرا نام اور بلند ہے تیری شان اور تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں'' تو دراصل بندہ اپنی زبان سے اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ وہ جس ہستی کے دربار میں حاضر ہے وہ ہر قسم کے عیب اور نقص سے پاک ہے وہ ہر قسم کی احتیاج اور ضرورت سے ماورٰی ہے۔ اس کی ذات قابل تعریف ہے۔ اس کا نام بڑا برکت والا ہے اور اس کی شان سب سے بلند ہے لہٰذا وہی ذات اسکے لائق ہے اس کی عبادت کی جائے اس سے مانگا جائے اور اپنی جبین نیاز کو اس کے سامنے جھکایا جائے۔

دُعائے استفتاح کے بعد بندہ شیطان سے پناہ مانگتا ہے۔ شیطان سے پناہ اس لیے مانگی جاتی ہے کہ وہ انسان کا ازلی دُشمن ہے اور انسان کو گمراہ کرنا چاہتا ہے۔ نماز چونکہ انتہائی اہم عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہے۔ اس لیے شیطان کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ وہ نماز کو برباد کرے اور روڑے اٹکائے وہ دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور بندہ کی توجہ دوسری طرف پھیر دیتا ہے اس لیے اس کے شر سے پناہ مانگ کر اللہ تعالیٰ کے بابرکت نام سے نماز کا آغاز کیا جاتا ہے۔ پھر بندہ بار بار دہرائی جانے والی سات آیات (سورۂ فاتحہ) پڑھتا ہے سورۂ فاتحہ اسلام کی تمام تعلیمات کا عطر اور خلاصہ ہے یہ سورۂ مبارکہ انتہائی اہم اور اخلاقی ہدایات اور تعلیمات پر مشتمل ہے۔ یہ دعا دین و دنیا کی تمام دعاؤں کی جامع ہے۔ اس دعا میں اللہ کی حمد بھی ہے اور بندہ کی التجا بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے اعمال کی جوابدہی کا احساس بھی ہے اور اللہ کی صفت رحمٰن و رحیم کا تذکرہ بھی صراط مستقیم پر چلنے کی دعا بھی ہے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت و بندگی کا اقرار بھی نیکوکاروں کی پیروی کرنے کی تمنا اور بُروں کی پیروی سے بچنے کی التجا بھی ہے۔ غرض اس دعا میں تمام احکامات کو سمیٹ دیا گیا ہے۔

وجد و سرور کی کیفیت میں جب بندہ اپنے آقا و مالک کو پکارتا ہے ﴿الحمدللہ رب العالمین﴾ ''تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔'' تو اللہ تعالیٰ کی وہ تمام نعمتیں، بخششیں اور عنایات نظر کے سامنے آجاتی ہے جو اس نے ہم پر کی ہیں، وہ تمام مخلوقات کا پروردگار ہے، سب کو روزی دینے والا ہے اور ہر ایک کو اس کی ضرورت کے مطابق رزق مہیا کرتا ہے۔

﴿الرَّحمٰن الرَّحیم﴾ ''جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔'' اللہ تعالیٰ کی ذات اپنی مخلوق پر انتہائی رحم کرنے والی ہے۔ زندگی کی بقا کیلئے جتنی چیزیں ضروری ہیں وہ سب اس نے ہمیں مہیا کر دی ہیں۔ ''الرحمٰن'' میں مبالغہ پایا جاتا ہے یعنی ایسی ذات جس کی رحمت ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی طرح ہے۔ اس

صفت میں اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں سے بے انتہا شفقت اور بے پایا محبت و رحمت پائی جاتی ہے۔

﴿مٰلِکِ یومِ الدین﴾ ''روز جزا و سزا کا مالک ہے۔'' یہ الفاظ ادا کر کے بندہ اپنے اندر اللہ کے حضور جوابدہی کا احساس پیدا کرتا ہے۔ اب بندہ ہیبت زدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے تمام اعمال کا مؤاخذہ کرے گا اور پھر جزا یا سزا دے گا یہ آیت اللہ تعالیٰ کی صفت جلال و رعب کو ظاہر کرتی ہے۔

﴿اِیّاکَ نعبد و اِیّاکَ نستعین﴾ ''ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔'' ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں کے الفاظ ادا کر کے بندہ ہر قسم کے شرک سے بیزاری کا اظہار کرتا ہے اور جب وہ کہتا ہے کہ ''ہم تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں'' تو وہ ہر قسم کے دنیاوی سہاروں کو ناقابل بھروسہ ٹھہرا کر اللہ تعالیٰ کی ذات کا آسرا لیتا ہے۔

﴿اِھدنا الصِراط المستقیم﴾ ''ہمیں سیدھے راستے پر چلا'' بندہ اللہ تعالیٰ سے ہدایت کا طلبگار ہے اللہ تعالیٰ ہی بندے کو گمراہی کے اندھیروں سے نکال کر سیدھی راہ پر چلا سکتا ہے یہ انتہائی اہم دعا ہے۔

﴿صِراط الذین انعمت علیھم﴾ ''ان لوگوں کے راستہ پر چلا جن پر تو نے انعام کیا۔'' سیدھا راستہ کون سا ہے؟ وہ جس کی طرف اللہ اور اس کے رسولؐ نے ہدایت کی اور جس پر اللہ کے ہدایت یافتہ بندے چلتے ہیں، یہ راستہ اللہ کے چنیدہ و برگزیدہ بندوں کا ہے، یہ انبیاء، شہداء، صدیقین اور صلحاء کا راستہ ہے۔ ان چنیدہ و برگزیدہ بندوں پر اللہ تعالیٰ کا انعام ہوتا ہے لہٰذا بندہ نماز میں ان لوگوں کے راستے پر چلنے کی دعا مانگتا ہے۔

﴿غیر المغضوب علیھم ولا الضالین﴾ ''ان کے راستے پر نہیں جن پر تیرا غضب ہوا، اور جو راہ بھول گئے۔'' سیدھی راہ سے ہٹنا دو طرح سے ہوتا ہے ایک افراط یعنی زیادتی کے سبب سے دین میں اپنی طرف سے اضافہ کر لینا اور دوسری تفریط یعنی کمی کے سبب سے دینی احکام کو پس پشت ڈال دینا اور ان پر عمل نہ کرنا۔ پہلے گروہ کی مثال نصاریٰ ہیں اور دوسرے گروہ کی مثال یہودی ہیں جنھوں نے احکام الٰہی کو ترک کر دیا اور اللہ کے غضب کے مستحق ٹھہرے۔ یہ دونوں گمراہی کے راستے ہیں اس لیے ان سے بچنے اور اعتدال و توازن والی شاہراہ پر چلنے کی دعا مانگی جاتی ہے، آخر میں آمین کہہ کر اللہ تعالیٰ سے قبولیتِ دعا کی التجا کی جاتی ہے۔

نماز کیوں پڑھی جاتی ہے؟

نماز اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کیلئے پڑھی جاتی ہے اور اس لیے کہ ہم بے حیائی اور برائی کے

کاموں سے باز آجائیں۔نماز تزکیہ نفس اور ظاہری اور باطنی پاکیزگی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے﴿ان الصلوۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر﴾ ''بے شک نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے۔''ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا﴿قد افلح من تزکی و ذکراسم ربہ فصلی﴾ ''کامیاب ہوا وہ جس نے صفائی حاصل کی اور اپنے پروردگار کا نام لیا پس نماز پڑھی۔''یعنی پاکیزگی اور کامیابی حاصل کرنے کی تدبیر یہ ہے کہ اللہ کا نام لیا جائے اور نماز قائم کی جائے۔اس سے ظاہر ہوا کہ نماز انسان کو اس کی اخلاقی کمزوریوں سے بچاتی ہے،نفسیاتی برائیوں سے ہٹاتی اور اس کی روحانی ترقیوں کو بلند کرتی ہے۔نماز کے انہی ثمرات و برکات کی بنا پر ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے ایک تمثیل میں صحابہؓ سے فرمایا''اگر کسی کے گھر کے سامنے ایک صاف وشفاف نہر بہتی ہو جس میں وہ پانچ مرتبہ نہاتا ہو تو کیا اس کے بدن پر میل رہ سکتا ہے،صحابہؓ نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ ﷺ ارشاد ہوا کہ نماز بھی اسی طرح گناہوں کو دھو دیتی ہے جس طرح پانی میل کو۔''[صحیح بخاری وصحیح مسلم]اس تفصیل سے ظاہر ہو گا کہ مذہب اپنے پیروکاروں میں جس قسم کے جذبات اور محرکات پیدا کرنا چاہتا ہے ان کا اصلی سرچشمہ یہی نماز ہے۔

نماز کی عملی افادیت کیسے ممکن ہے؟

بعض اوقات ہم نماز پڑھتے ہیں لیکن ہمیں وہ اخلاقی و روحانی فوائد حاصل نہیں ہوتے جو نماز سے ہونے چاہیے اس کی درج ذیل وجوہات ہیں۔

ا۔ہم اپنی نماز میں خشوع اختیار نہیں کرتے ،اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ایسے مؤمنین کو کامیابی کی بشارت دی ہے جو اپنی نماز میں خشوع اختیار کرتے ہیں۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔﴿قد افلح المؤمنون ○ الذین ھم فی صلاتھم خشعون﴾[المومنون ۱:۲] ''فلاح پا گئے وہ مومن جو اپنی نماز میں خشوع اختیار کرتے ہیں۔'' خشوع سے مراد دل میں عاجزی اور اللہ تعالیٰ کا رعب وجلال بٹھانا ہے،اس کے اثرات آدمی کے جسم واعضاء پر بھی ظاہر ہوں،گردن جھک جائے،نگاہیں نیچی کرلیں،ہاتھ پاؤں ڈھیلے پڑ جائیں،انتہائی انکساری سے اللہ کے حضور حاضر ہوں اور دل اس کی ہیبت وجلال سے کانپ رہے ہوں۔

۲۔ہم اپنی نماز میں سستی کا مظاہرہ کرتے ہیں،ہم میں سے بہت سے لوگ نماز کو اس کا وقت ٹال کر پڑھتے ہیں اور جب نماز کو پڑھتے ہیں تو بوجھل قدموں کے ساتھ جیسے کوئی زبردستی ان سے بیگار لینا چاہتا ہو۔قرآن پاک میں

اللہ نے ایسی نماز کو منافقین کی نماز کہا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔﴿ان المنفقین یخدعون اللہ وھو خادعھم و اذا قاموا الی الصلوۃ قاموا کسالی یراءُ ون الناس و لا یذکرون اللہ الا قلیلا﴾[النساء:۱۴۲]''منافق اللہ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں حالانکہ اللہ ان کو دھوکے میں ڈالے ہوئے ہے،اور جب یہ نماز کیلئے اٹھتے ہیں تو سستی کے ساتھ اٹھتے ہیں،لوگوں کو دکھاتے ہیں اور اللہ کو بہت کم یاد کرتے ہیں۔''

انسان اذان کو اللہ کا بلاوا سمجھے اور جب اذان ہو تو سب کاموں کو ترک کر کے نماز کی تیاری میں لگ جائے کیونکہ نماز دین کا ستون ہے جس نے ستون گرادیا اس نے پوری عمارت منہدم کردی۔

ہم اپنی نماز سے غفلت برتتے ہیں نماز سے غفلت برتنے سے مراد یہ ہے کہ نماز کو ایک عادت اور ورزش کے طور پر پڑھ لیا جائے جلدی جلدی چند ٹھونگیں مار لی جائیں،نماز کے دوران بھی ڈاڑھی، بالوں اور کپڑوں سے کھیلتے رہنا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔﴿فویل للمصلین O الذین ھم عن صلاتھم ساھون﴾''پھر ایسے نمازیوں کیلئے ہلاکت ہے جو اپنی نمازوں سے غافل رہتے ہیں۔'' لہٰذا نماز میں انتہائی مؤدب ہو کر کھڑے ہونا چاہیے۔

وسوسے

ہم پڑھ تو نماز رہے ہوتے ہیں لیکن ہمارا ذہن کہیں اور مصروف ہوتا ہے نماز معمول کی اٹھک بیٹھک یا چند رٹے رٹائے جملے دہرا لینے کا نام نہیں بلکہ نماز میں انسان کا تعلق قلبی اور روحانی طور پر اللہ تعالیٰ سے جڑ جاتا ہے اس لیے ضروری ہے کہ نماز میں ہم جو دعائیں پڑھتے ہیں ان کا ترجمہ، معنی اور مفہوم ہمیں معلوم ہو، تاکہ جب ہم نماز پڑھیں تو ان دعاؤں کے معنی و مفہوم پر بھی غور کرسکیں اور ہمیں پتہ چل سکے کہ نماز میں ہم کیا راز و نیاز کرتے ہیں۔

نماز میں مندرجہ بالا آداب کا خیال رکھا جائے تو یہی نماز مومن کی معراج ہے اور پھر اس نماز کا اثر انسان کی عملی زندگی پر بھی پڑے گا اور یہی وہ نماز ہے جس کے بارے میں آپؐ نے ارشاد فرمایا جس کا مفہوم یہ ہے۔''تم اللہ کی عبادت ایسے کرو گویا کہ اسے دیکھ رہے ہو اور اگر ایسا نہ کرسکو تو پھر ایسے کرو کہ اللہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔[صحیح بخاری] اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین